فانیؔ بدایونی

(1879 – 1941)

شوکت علی خاں نام، پہلے شوکت اور بعد میں فانیؔ تخلص اختیار کیا۔ اتر پردیش کے ضلع بدایوں میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد پولس کے محکمے میں انسپکٹر تھے۔ فانیؔ نے 1897 میں انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ 1901 میں بریلی کالج بریلی سے بی۔ اے۔ پاس کرنے کے بعد ملازمت اختیار کی۔ کچھ عرصے تک مدرس رہے، بعد میں ملازمت ترک کردی اور 1908 میں ایم۔اے۔او کالج، علی گڑھ (موجودہ مسلم یونیورسٹی) سے ایل ایل۔ بی۔ کی ڈگری حاصل کی۔ اِس کے بعد لکھنؤ، آگرہ، اٹاوہ، بریلی اور بدایوں میں وکالت کی، لیکن فانیؔ کو وکالت سے دل چسپی نہ تھی۔ اِس لیے اِس پیشے میں انھیں کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ 1932 میں مہاراجہ کِشن پرشاد کی دعوت پر حیدرآباد پہنچے۔ مہاراجہ کے دربار سے وابستہ رہنے کے ساتھ ساتھ وہ حیدرآباد کے ایک سرکاری اسکول میں ہیڈ ماسٹر ہوگئے۔ فانیؔ کے آخری ایام تنگ دستی اور پریشانی میں گزرے۔ ان کا انتقال حیدرآباد میں ہوا۔ فانیؔ کا یہ مقطع اُن کی زندگی پر صادق آتا ہے:

فانی ہم تو جیتے جی وہ میت ہیں بے گور و کفن
غربت جس کو راس نہ آئی اور وطن بھی چھوٹ گیا

فانیؔ نے پہلی غزل 1890 میں یعنی گیارہ سال کی عمر میں کہی۔ ان کے والد شاعری کے خلاف تھے۔ اس لیے فانی چھپ کر شعر کہتے تھے۔ زیادہ تر کلام تلف ہوگیا، جو کچھ بچا وہ ’’باقیاتِ فانی‘‘ (1926) کے نام سے شائع ہوا۔ بعد میں دیگر اور مجموعے ’’عرفانیاتِ فانی‘‘ (1939) اور ’’وجدانیاتِ فانی‘‘ (1940) کے نام سے منظرِ عام پر آئے۔

فانیؔ کا شمار اُردو کے ممتاز غزل گو شعرا میں ہوتا ہے۔ شاعری میں درد و غم کے مضامین کی کثرت کے باعث فانیؔ کو یاسیات کا امام کہا گیا ہے۔

© NCERT not to be republished

5012CH15

غزل

دنیا میری بلا جانے ، مہنگی ہے یا سستی ہے
موت ملے تو مفت نہ لوں، ہستی کی کیا ہستی ہے

آبادی بھی دیکھی ہے ویرانے بھی دیکھے ہیں
جو اجڑے اور پھر نہ بسے، دل وہ نرالی بستی ہے

جان سی شے بک جاتی ہے ایک نظر کے بدلے میں
آگے مرضی گاہک کی، ان داموں تو سستی ہے

جگ سونا ہے تیرے بغیر، آنکھوں کا کیا حال ہوا
جب بھی دنیا بستی تھی، اب بھی دنیا بستی ہے

آنسو تھے سوخشک ہوئے جی ہے کہ امڈا آتا ہے
دل پہ گھٹا سی چھائی ہے، کھلتی ہے نہ برستی ہے

دل کا اجڑنا سہل سہی، بسنا سہل نہیں ظالم
بستی بسنا کھیل نہیں بستے بستے بستی ہے

فانیؔ! جس میں آنسو کیا، دل کے لہو کا کال نہ تھا
ہائے وہ آنکھ اب پانی کی دو بوندوں کو ترستی ہے

——— فانیؔ بدایونی

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ و معنی:

ہستی	:	وجود، زندگی
کال	:	قحط، کمی
سہل	:	آسان

غور کرنے کی بات:

- حسرت و یاس فانؔی کی شاعری کی بنیادی خصوصیات ہیں۔
- اس غزل میں فانؔی نے بعض جگہ ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں جو ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ جیسے ''مہنگی سستی''، ''موت ہستی'' وغیرہ ان متضاد الفاظ کے استعمال سے شعر کی معنویت میں اضافہ ہوا ہے۔ الفاظ کے اس استعمال کو صنعت تضاد کہا جاتا ہے۔

سوالوں کے جواب لکھیے:

1۔ شاعر نے دل کو نرالی بستی کیوں کہا ہے؟

2۔ 'بستی کی کیا ہستی ہے' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

3۔ 'بستی بسنا کھیل نہیں، بستے بستے بستی ہے'، اس مصرعے میں پہلے لفظ بستی اور دوسرے لفظ بستی کے فرق کو واضح کیجیے۔

عملی کام:

- اس غزل کے قافیوں کی نشاندہی کیجیے۔
- ذیل کے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

جگ بستی گھٹا سہل لہو کال

© NCERT not to be republished